REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۵ | ۱۷ روفا ۱۳۳۹ ہش | ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد —

(۱) ایبٹ آباد ۱۵ جولائی بوقت ½ ۷ بجے صبح (بذریعہ فون)

حضور کو کل شروع حصہ رات میں نیند اچھی طرح نہیں آئی۔ اس کے بعد نیند اچھی آگئی اور اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

(۲) ایبٹ آباد ۱۶ جولائی بوقت ۸ بجے صبح (بذریعہ فون)

حضور کو رات نیند اچھی آگئی۔ طبیعت اس وقت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد والحاح سے حضور کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اقوام متحدہ کے فوجی دستے کانگو پہنچنے شروع ہو گئے

ابھی تک جو دستے پہنچے ہیں وہ تونس اور گھانا کے فوجیوں پر مشتمل ہیں

لیوپولڈ ویلا ۱۶ جولائی۔ کانگو میں گڑبڑ ختم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی فوج کے کچھ دستے کانگو کے دارالحکومت لیوپولڈ ویلا پہونچ گئے ہیں۔ کل اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشول نے اعلان کیا کہ تین ہوائی جہاز تونس کے تین سو فوجیوں کو لیکر لیوپولڈ ویلا پہونچے ہیں۔ اسی طرح ایک اور ہوائی جہاز کے ذریعہ گھانا کے ۸۰ فوجیوں کو وہاں پہنچایا گیا ہے۔ امید ہے کہ مراکش اور وفاق مالی کے دستے بھی آج پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد گنی کی فوج پہنچائی جائے گی۔ اسی طرح توقع ہے سوڈان اور حبش کی فوج اگلے ہفتہ وہاں پہونچے گی۔ کل کانگو کے وزیر اطلاعات نے بتایا کہ تونس، گھانا، مراکش اور وفاق مالی کے کل تین ہزار سپاہی کانگو آئیں گے۔ دوسرے ملکوں کے فوجی ان کے علاوہ ہوں گے۔ لیوپولڈ ویلا میں امن وامان قائم رکھنے کے لئے بلجیم کی فوج بازاروں اور گلیوں میں ابھی تک گشت کر رہی ہے۔ یہ اقوام متحدہ کی فوج کی منتظر ہے۔ کاٹنگا کے صوبے نے کانگو سے علیحدگی اور اپنی آزادی کا جو اعلان کیا تھا۔ کل صوبائی اسمبلی نے اس کی منظوری دے دی۔ کانگو کے وزیر اعظم مسٹر لومومبہ نے کاٹنگا کی علیحدگی کے سوال پر غور کرنے کے لئے مرکزی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے۔

کانگو میں خوراک کی بہت قلت ہے امریکہ نے خوراک کی کمی کو دور کرنے کے لئے وہاں غذائی اجناس بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ دو ہزار ٹن آٹا لے کر ایک امریکی جہاز کانگو پہنچ گیا ہے۔

بھارت میں ہڑتالی ملازمین کی طرف سے مصالحت کی پیشکش

حکومت نے ہڑتال ختم ہونے سے قبل بات چیت سے انکار کر دیا

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ ہندوستان کی مرکزی حکومت کے ہڑتالی ملازمین نے کل مصالحت کی پیشکش کی تھی۔ لیکن حکومت نے اسے مسترد کر دیا ہے کل بھارتی حکومت کے ترجمان نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہڑتالیوں سے بات چیت کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ٹریڈ یونینوں کے سربراہوں سے کہہ دیا گیا ہے کہ ہڑتال ختم ہونے کے بعد بات چیت ہو سکتی ہے اس سے قبل نہیں ترجمان نے مزید بتایا اب ہڑتال کی صورت حال کافی بہتر ہو گئی ہے۔ کل ریلوے ملازمین کی طرف سے تخریبی کارروائی کے صرف دو واقعات ہوئے۔ احمد آباد ریلوے سٹیشن کے قریب ایک ریلوے انجن کو پٹڑی سے اتار دیا گیا نیز بمبئی میں دادر کے اسٹیشن پر ایک بم پھٹا۔

بی ایس سی کے یونیورسٹی امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا شاندار نتیجہ

۴۰ میں سے ۲۸ طلباء پاس ۲ کمپارٹمنٹ میں

امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے بی ایس سی کے امتحان میں ۴۲ طلباء شریک ہوئے تھے ان میں سے دو کے نتیجے کا ابھی اعلان نہیں ہوا ہے۔ باقی چالیس طلباء میں سے بفضلہ تعالیٰ ۲۸ طلباء پاس ہوئے ہیں اور دو کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے نتیجہ ۷۰ فیصد رہا ہے۔ یونیورسٹی کی اوسط ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سید امین احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۰۷ نمبر لے کر کالج میں اوّل آئے ہیں۔ انہوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اسی طرح دوسرے طلباء کی کامیابی کو بھی اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے آمین

کامیاب طلباء کے نام اور ان کے حاصل کردہ نمبر صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۴ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت پر خطبہ دیا اور احباب جماعت کو "وقف جدید" کے چندوں کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

— مکرم محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مع اہل وعیال بخیریت کوئٹہ پہنچ گئے ہیں۔

جان کینیڈی ڈیموکریٹک امیدوار منتخب ہو گئے

واشنگٹن ۱۴ جولائی کل لاس انجلز میں ڈیموکریٹک پارٹی کے کنونشن میں فیصلہ کیا گیا کہ مسٹر جان کینیڈی کو نومبر میں ہونے والے صدارتی انتخابات میں پارٹی کی طرف سے امیدوار کھڑا کیا جائے۔ ان کے مقابلے میں سینیٹر جانسن کھڑے ہوئے تھے لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ رائے شماری پر مسٹر جان کینیڈی کو سات سو پینتالیس اور سینیٹر جانسن کو چار سو تیرہ ووٹ ملے۔

مسٹر سہروردی کو منتخب اداروں کی رکنیت کے نااہل قرار دیا گیا

راولپنڈی ۱۶ جولائی۔ مسٹر حسین شہید سہروردی کو ایبڈو کے تحت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء تک منتخب اداروں کی رکنیت کے لئے نااہل قرار دیا گیا ہے ان پر سات الزام تھے جن میں سے ۲ درست ثابت ہوئے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد ... پرنٹر پبلشر ...

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۶۰ء

انا اعطینٰک الکوثر

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے درس القرآن میں جو ۱۵ جولائی ۱۹۶۰ء کے ہفت روزہ "ایشیا" کے صفحہ ۳ پر شائع ہوا ہے سورہ احزاب کی آیہ "خاتم النبیین" کا حسب ذیل ترجمہ شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح تسلیم کر کے کہ

"محمدؐ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں مگر رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیز جانتا۔"

آیہ مذکورہ کی حسب ذیل تشریح فرمائی ہے:-

"اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس بنیادی حقیقت کا اظہار فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں۔ ان کا فریضہ یہ ہے کہ وہ رسالت کا حق ادا کریں۔ اور چونکہ آپ پر نبوت ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے اب انسانی زندگی میں جو اصلاحات کرنی ہیں وہ آپ ہی کی زندگی میں اور آپ ہی کے ذریعے سے کی جائینگی۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں کہ وہ آکر اس جاہلانہ رسم کو توڑتا۔ اور یہی موزونیت ہے یہاں لفظ خاتم النبیین کے لانے کی۔ ورنہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ رسول اللہ کہہ دینا ہی کافی تھا۔

خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ کی تشریح میں مولانا نے فرمایا کہ اس کی دو قراتیں مروی ہیں خَاتَم اور خَاتِم۔ ختم کے معنی عربی میں مہر کے ہیں۔ خَاتَم سے مراد خود مہر اور خاتِم کا مطلب مہر لگانے والا۔ دونوں صورتوں میں مفہوم ختم کرنا ہی نکلتا ہے۔ مہر اس غرض سے لگائی جاتی ہے کہ اب اس تحریر میں نہ اضافہ ہو سکتا ہے نہ کمی کی جا سکتی ہے۔

خَاتَم یعنی خود مہر۔ یہ مبالغے کا صیغہ ہے جیسے کسی شجاع کو کہہ دیا جائے کہ وہ شجاعت ہے۔ یعنی مجسمہ شجاعت۔ مہر یہاں وہ مہر نہیں جو ڈاکخانے پر لفافوں میں لگائی جاتی ہے اس سلسلۂ کلام اس کا کوئی موقعہ نہیں۔ بلکہ یہاں وہ مہر ہے جو کسی تحریر پر سب سے آخر میں لگائی جاتی ہے۔ اور مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ اب سلسلۂ نبوت بند کیا جا رہا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی اور نبی نہیں آئے گا جو خرابیوں کو دور کرے۔ اگر آپ کے بعد نبیوں کے آنے کا امکان تسلیم کیا جائے تو مفہوم میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور بات مہمل ہو جاتی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ اللہ سب باتوں کو جانتا ہے۔ یعنی اسی کو علم ہے کہ یہ کام کرنا اس وقت کیوں ناگزیر تھا۔ اگر اس وقت خود اللہ کا نبی اس نحمے ہوئے جاہلانہ تصور کی جڑ نہ کاٹتا تو پھر یہ جاہلیت کی بات کبھی ختم نہ ہوتی کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تھا جو یہ کام کرتا۔" (ایشیا لاہور ۱۵ جولائی ۱۹۶۰ء)

ہمیں خاتم کے معنی سے جو مودودی صاحب نے بیان فرمائے ہیں اختلاف کرنے کی یہاں ضرورت نہیں تاہم مولانا کی تشریح پر مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

اوّل یہ کہ دنیا میں کوئی "مہر" مولانا ایسی ثابت نہیں کر سکتے جو اسلئے لگائی جاتی ہو کہ اب اس تحریر میں کوئی اضافہ ہو سکتا ہے نہ کمی کی جا سکتی ہے۔ اس کے برخلاف دنیا میں جتنی قسم کی مہریں لگائی جاتی ہیں وہ صرف "تصدیق" کے لئے لگائی جاتی ہیں کہ یہ تحریر فلاں شخصیت کی طرف سے ہے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلعم نے بادشاہوں اور سرداران اقوام کو مکتوب لکھنے چاہے۔ تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ ایسی تحریروں پر قاعدہ ہے کہ مہر لگائی جایا کرے تاکہ ثابت ہو کہ یہ تحریر فلاں کی طرف سے ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے اپنے نام کی مہر بنوائی اور مکتوبات پر اسکو استعمال فرمایا۔

زیادہ سے زیادہ مولانا اس مہر کی مثال پیش کر سکتے ہیں جو پارسلوں پہ لگتی ہیں یا بوتلوں پر فرمیں اپنے نام کی مہر لگاتی ہیں۔ لیکن یہ مہریں بھی تصدیق کے لئے ہی ہوتی ہیں ورنہ ان مہروں کے ہٹانے یا مٹانے کے بعد بھی پارسلوں یا بوتلوں میں کوئی چیز نہ داخل کی جا سکتی ہے اور نہ نکالی جا سکتی ہے۔ جب تک پارسلوں کی ڈوریاں یا بوتلوں کے ڈاٹ ہٹائے نہ جائیں جو مہر کے بغیر بھی کسی چیز کے دخول و خروج کے مانع ہوتے ہیں

اس طرح اگر خاتم النبیین میں خاتم کے معنی مہر ہی لئے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپؐ نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں نہ کہ بند کرنے والے۔

قرآن کریم کا قول کہ ختم اللہ علی قلوبہم بھی مولانا کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس قول میں صرف یہ بتایا ہے کہ ان کے جو دل بند ہو گئے ہیں تو یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس کے قانون تکوینی کے عمل سے ایسا ہوا ہے جب وہ کثیر طور پر برائیوں میں مصروف رہے تو الٰہی قانون تکوینی کے عمل سے ان کی اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہ نیکی کی بات قبول کرنے کے ناقابل ہو گئے ہیں۔ جو لوگ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر فعل کا حقیقی فاعل اپنے قادر مطلق ہونے کو ثابت کرنے کے لئے اپنے آپ کو بتاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر کام کی علت آخری اللہ تعالےٰ ہی ہے جس نے یہ تمام دنیا مادہ اور اسکی خصوصیات اور اعمال پیدا کئے ہیں۔ چنانچہ سورہ انعام میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قل ارءیتم ان اخذ اللہ سمعکم وابصارکم وختم علیٰ قلوبکم من الٰہ غیر اللہ یاتیکم بہ

(انعام آیت ۴۷)

یعنی اے مخاطب ان سے کہو کہ بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تعالےٰ تمہارے کانوں اور تمہاری آنکھوں کو لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اسکے سوا کون دوسرا اللہ ہے جو یہ چیزیں تم کو دے دیگا۔ یہ تمام حواس اپنا اپنا صحیح کام کرنے سے تو بوجہ اف‍اتی اعمال کے رک جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہر عمل کی حقیقی اور آخری علت اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے اللہ تعالےٰ اسکو اپنی طرف ہی منسوب کرتا ہے۔

الغرض مہر بذات خود کسی چیز کو بند نہیں کرتی بلکہ مہر اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اسکو بند کرنے والا فلاں ہے۔ اسلئے جب کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں یعنی نبیوں کی مہر ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ آپؐ نبیوں کو بند کرتے ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ آپؐ نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان کے مصدق ہیں۔

(باقی)

شیخ محمد یعقوب صاحب درویش کی وفات

مرحوم بہت دیندار اور مخلص اور وفادار احمدی تھے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

پرسوں بروز بدھ ربوہ میں شیخ محمد یعقوب صاحب درویش کا جنازہ ڈھاکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز آیا اور رات کے وقت مرحوم مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کئے گئے باوجود اس کے کہ کافی رات گذر چکی تھی ربوہ کے بہت سے مخلص دوست جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے اور اپنی مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ مرحوم کو سپرد خاک کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

مرحوم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹ متصل ربوہ کے رہنے والے تھے لیکن ملکی تقسیم کے وقت خدمت سلسلہ کی غرض سے قادیان چلے گئے تھے اور پھر انہوں نے باوجود لمبی اور تکلیف دہ بیماری کے یہ سارا عرصہ بڑے اخلاص اور صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ قادیان میں گزارا اور اپنے ایام درویشی میں کسی قسم کی شکایت کا موقعہ نہیں پیدا ہونے دیا بلکہ دوسروں کے لئے اخلاص اور وفاداری کا پاک نمونہ قائم کیا۔ مرحوم اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے بچوں کے پاس علاج کی غرض سے ڈھاکہ مشرقی پاکستان چلے گئے تھے۔ اور وہیں وفات پائی۔ ان کے بچوں نے جو خدا کے فضل سے باپ کی طرح مخلص ہیں نہ صرف ان کی خدمت اور تیمارداری کا پورا پورا حق ادا کیا اور صرف کثیر سے ان کا جنازہ ہوائی جہاز کے ذریعہ لاہور اور پھر ٹرک کے ذریعہ ربوہ لائے اور باپ کی آخری خدمت سے سبکدوش ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مرحوم کے نوے سالہ والد شیخ تاج محمود صاحب چنیوٹ میں رہتے ہیں اور بہت ہی نیک اور مخلص بزرگ ہیں جن کا اکثر وقت مسجد میں گذرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور انکے ضعیف العمر باپ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور مرحوم کے چاروں بیٹوں اور دیگر عزیزوں کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور دین و دنیا کی حفاظت سے نوازے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۵ جولائی)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ راکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

— قسط نمبر ۲ —

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ نعد نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فکانما قتل الناس جمیعاً

سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا وجود ہے کہ اگر اسے قتل کیا گیا تو گویا سارے جہان کو قتل کر دیا گیا یہاں نفس سے عام نفس مراد نہیں بلکہ

نفس کامل مراد ہے

اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ یہودی اپنے باپ دادوں کی طرح ایک نفس کامل کو قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ مگر یہ ایسی کوشش ہوگی جیسے سارے جہان کو مار دینا گویا اس کا مارنا سارے جہان کو مارنا ہوگا اور گو وہ اس میں ناکام ہونگے مگر ان کے مقابلہ میں وہ نفس کامل یہ نمونہ دکھلائے گا کہ وہ انہیں کچھ بھی نہیں کہے گا۔ چنانچہ ایک یہودی عورت نے آپ کو زہر دیا مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا۔ مکہ والوں نے آپ کے قتل کی تدبیریں کیں لیکن جب وہ

فتح مکہ کے بعد

آپ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے فرمایا بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے انہوں نے کہا ہمارے ساتھ وہی سلوک کریں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ یہودیوں نے بیسیوں دفعہ قتل کی تدبیریں کیں اور مکہ والوں نے تو ہزاروں دفعہ۔ مگر ان ہزاروں تدبیروں کے باوجود جو انہوں نے آپ کے خلاف کیں آپ نے ان کو چھوڑ دیا۔ پس گو یہ ایک تمثیل تھی لیکن ساتھ ہی

یہ پیشگوئی بھی تھی

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ دشمنوں پر قادر کر دے گا اور اس بات کی طاقت دے دے گا کہ آپ اپنے دشمنوں کو قتل کر دیں لیکن اس کے باوجود آپ ان کو قتل نہیں کریں گے۔ دشمن چاہیں گے کہ آپ کو قتل کر دیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے متعلق فرمائیں گے۔ کہ تم نے بے شک مجھے مارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن میں تو تمہیں مارنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ آپ بہت سی جنگوں میں شامل ہوئے لیکن آپ نے کبھی تلوار نہیں چلائی۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ چونکہ آپ نے کبھی کسی پر تلوار نہیں اٹھائی۔ اس لئے آپ فنون جنگ سے نعوذ باللہ ناواقف تھے۔ آپ کی فنی مہارت اتنی تھی کہ تمام لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آپ فنون جنگ میں بھی بڑے ماہر تھے۔ جنگ کی مہارت کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ تیر اندازی آتی ہو اور نیزہ بازی میں بھی انسان خوب ماہر ہو۔ اور

تاریخوں سے پتہ لگتا ہے

کہ آپ تلوار تیر اندازی اور نیزہ بازی میں بڑے ماہر تھے۔ جنگ میں گھوڑے کی سواری کا بھی بڑا تعلق ہوتا ہے ایک دفعہ مدینہ کے مضافات میں رات کے وقت شور پڑا۔ ان دنوں یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ قیصر کی طرف سے مدینہ پر شبخون مارا جائے گا۔ اس لئے خیال پیدا ہوا کہ شاید عیسائی فوج شب خون مارنے کے لئے آئی ہے۔ مسلمان بڑے ہوشیار رہتے تھے جونہی شور کی آوازیں آئیں (ممکن ہے منافقین نے شرارتاً شور ڈال دیا ہو۔) صحابہؓ گھروں سے نکل آئے۔ کچھ صحابہؓ تو دیکھ بھال کے لئے ادھر ادھر نکل گئے اور کچھ دوڑ کر مسجد میں جمع ہو گئے تاکہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ملے اسی طرح عمل کریں۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ انہوں نے ایک سوار کو اپنی طرف آتے دیکھا وہ اسے دیکھ کر باہر نکلے تو

کیا دیکھتے ہیں

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی صحابیؓ کے گھوڑے پر چڑھ کر واپس آ رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا جب شور کی آواز آئی تو میں اس گھوڑے پر چڑھ کر فوراً باہر دیکھنے کے لئے چلا گیا کہ کیا خطرہ ہے اب میں دیکھ آیا ہوں خطرے کی کوئی بات نہیں۔ دیکھو آپ کی بہادری اسی سے معلوم ہو جاتی ہے کہ ایسے خطرے میں آپ اکیلے نکل گئے۔ پھر ایک چھوٹی سی جماعت کی کتنی بہادری ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ عیسائی لشکر مدینہ پر حملہ آور ہوا ہے تو اتنے بڑے لشکر کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اس وقت

ان کی مثال ایسی تھی

جیسے آجکل نگل کے آدمی انگریزی حکومت کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ ادھر صحابہؓ کی یہ جرأت اور ادھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بہادری کہ جب آپؐ نے شور سنا تو آپ کسی کا گھوڑا لے کر فوراً باہر نکل گئے اور اس کو دوڑاتے ہوئے لے گئے۔ اور بہت تیز دوڑایا۔ آپ اس کو جتنا تیز کرتے وہ اتنا ہی تیز ہوتا چلا جاتا۔ آخر آپ نے واپس آکر فرمایا کہ یہ گھوڑا تو سمندر ہے جتنا بھی تیز دوڑانا چاہو دوڑتا ہے۔

اس واقعہ سے ثابت ہو جاتا ہے

کہ آپ لڑائی کے فنون میں بھی ماہر تھے۔ کیونکہ وہی شخص خطرے میں اکیلا جا سکتا ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ موقعہ آیا تو میں اپنی جان کی حفاظت کر سکوں گا۔ پھر بغیر کاٹھی کے سوار ہو کر جانا اور اسے اتنا تیز دوڑانا کہ اس گھوڑے کی ساری دوڑ کا اندازہ کر لینا اور کہنا یہ تو سمندر کی طرح ہے ثابت کرتا ہے کہ آپ فنون جنگ سے بخوبی ماہر اور بہادر انسان تھے۔ لیکن لڑائی میں آپ کے ہاتھ سے کسی کے مرنے کا ثبوت نہیں ملتا ہاں

ایک واقعہ آتا ہے

کہ ایک شخص آیا اور اس نے آکر کہا میرا راستہ چھوڑ دو میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مقابلہ کرونگا اور کسی کا نہیں یہ بات سنکر صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے آپ کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے وہ بڑا نیزہ زن تھا۔ جب صحابہؓ آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ اس وقت صحابہؓ میری حفاظت کے لئے اکٹھے ہو گئے ہیں اگر میں اس وقت مقابلہ پر نہ آیا۔ تو مدمقابل مجھے بزدل سمجھے گا۔ آپ نے کہا چھوڑ دو آتا ہے تو آنے دو۔ وہ آیا اس نے آکر آپ پر حملہ کیا۔ آپ نے اس کے وار کو روکا۔ اور بجائے ایک سخت وار کرنے کے آپ نے لمبا ہاتھ کر کے اس کے سینہ میں تھوڑا سا نیزہ چبھو دیا۔ نیزے کا چبھنا تھا کہ بجائے اس کے کہ وہ حملہ کی تکمیل کرتا واپس بھاگ گیا۔ لوگوں نے کہا تم تو بڑے بہادر تھے۔ اتنے چھوٹے سے زخم کے لگنے پر کیوں بھاگ آئے۔ اس نے کہا زخم تو بہت ہی ہلکا ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان کی آگ اس زخم میں بھر دی گئی ہے۔ پتہ نہیں کیا بات ہے۔

یہ خدائی نشان بھی ہے

مگر ممکن ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے ایسے عصب پر نیزہ مارا کہ جس کے مارنے کی وجہ سے اس کی جو برداشت کی طاقت تھی جاتی رہی ہو۔ اگرچہ وہ بعد میں اسی زخم سے مر گیا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے

مارنے کی غرض سے

نیزہ نہیں مارا تھا حتی کہ آپ نے اس کے سینے کی ہڈی تک نہ توڑی۔ آہستہ سے نیزہ مار کر چھوڑ دیا۔ اب اگر اتنا آہستہ نیزہ مارنے کے بعد بھی وہ مر گیا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو نہیں مارا خدا نے اس کو مار دیا تو دشمنوں نے آپ کو قتل کرنے کی کئی دفعہ کوششیں کیں لیکن

آپ نے کسی کو نہیں مارا

پس یہ پیشگوئی بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پوری ہوئی کہ دشمن تو آپ کو قتل کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن آپ ان کی ان انتہائی کوششوں کے باوجود ان کو کہیں گے۔ تم تو مجھے مارنا چاہتے ہو۔ لیکن میں تمہیں مارنے کے لئے اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ عیسائی اعتراض کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائیاں کیں۔ مگر انہیں یہ

نظر نہیں آتا کہ دشمنوں کا مقصد کیا تھا وہ چاہتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مار دیں مگر کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کسی کو مارا اور جو شخص باوجود اس کے کہ اس کے دشمن اسے قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کو اپنے ہاتھ سے مارنا نہیں چاہتا۔ اس کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ دوسروں سے انہیں قتل کروا دے گا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ اگر لڑے اور انہوں نے دشمنوں کو قتل کیا تو اس لئے کہ ان پر حملہ کیا گیا تھا۔ پھر ان حملوں میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو

نہیں مارا

پس قرآن کریم کا یہ واقعہ جو تمثیلی رنگ میں بیان کیا گیا ہے اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلےٰ اور بے مثال اخلاق کی خبر دی گئی ہے۔

خدام الاحمدیہ اور تیسری سہ ماہی کا مالی جائزہ

سال رواں کی تیسری سہ ماہی ۳۱ جولائی کو اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اس تاریخ کے اندر اندر اپنے جملہ چندہ جات کی سو فیصدی رقوم بھجوا کر اس نیک مالی مقابلہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر کے خدا تعالےٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں۔ جزاکم اللہ

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدیہ مشن لائبیریا (مغربی افریقہ) کی تبلیغی مساعی

نائیجیریا کے چیف جسٹس اور مصر کے ایک مشہور عالم دین کو پیغام حق

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مشن لائبیریا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ماہ اپریل اور مئی میں کئی ایک غیر ملکی وفود اور نمائندے لائبیریا آئے اور تقریباً سب سے حسب موقعہ رابطہ پیدا کر کے انہیں احمدیہ مشن اور جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں سے آشنا کرایا گیا بعض کو سلسلہ کا اسلامی لٹریچر انگریزی اور عربی میں پیش کرنے کے علاوہ تحریراً بھی تفصیل سے اسلام کی تعلیم و اصول کے ضروری حصوں کی فلاسفی ان پر واضح کی گئی اور دعوت دی گئی۔

فیڈریشن آف نائیجیریا کے چیف جسٹس کی آمد

ماہ مئی کے آخر میں فیڈریشن آف نائیجیریا کے چیف جسٹس مسٹر اڈیمولا ایک ہفتہ کے لئے سرکاری طور پر یہاں تشریف لائے۔ انہیں ایک خاص میمورنڈم کے ذریعہ جماعت احمدیہ لائبیریا کی طرف سے خوش آمدید کہا گیا۔ اور مختصراً اسلام کی تعلیم اور خصوصاً بعض قانونی نظریات ان پر واضح کئے نیز انہیں دعوت دی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاوی اور قرآن کریم کی پیش کردہ تعلیم پر سنجیدگی سے غور کریں اور اسلام قبول کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔

میمورنڈم کے ساتھ انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی۔ لائف آف محمدؐ اور دیگر اہم احمدیہ لٹریچر کے علاوہ اسلامک لاء پر ایک اہم کتاب "آؤٹ لائن آف مسلم لاء" اور "اسلام میں انصاف کا تصور" از چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تحفۃً پیش کی گئیں۔ جو کہ انہوں نے خوشی اور شکریہ کے جذبات کے ساتھ قبول کرتے ہوئے مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا

جمیعۃ الاتحاد بین المذاہب کے جنرل سیکرٹری کی آمد

حال ہی میں مصر کی ایک مشہور سوسائٹی جمیعۃ الاتحاد بین المذاہب کے جنرل سیکرٹری مسٹر بھجات قندیل اپنی سوسائٹی کی طرف سے افریقن ممالک کا دورہ کرتے ہوئے لائبیریا آئے۔ ان سے جمہوریت عربیہ متحدہ کے سفارت خانہ کے ذریعہ میری ملاقات ہوئی اور خاکسار نے انہیں احمدیہ مشن میں آنے کی دعوت دی۔ سفارت خانہ کے نائب سفیر مسٹر احمد فرید ہمارے اور ہماری تبلیغی کارروائی کے بڑے مداح ہیں چنانچہ آپ نے ڈاکٹر بلی گراہم مسیحی مناد کے نام میری تبلیغی چٹھی کی بہت سی کاپیاں مجھ سے حاصل کر کے مزدو یا کے مختلف با اثر عیسائیوں اور سفارت خانوں کے کارکنوں کو اپنی طرف سے پیش کی تھیں انہوں نے مسٹر بھجات صاحب سے میرا تعارف کرا کے خود ہی انہیں جماعت احمدیہ کی یورپ و افریقہ اور امریکہ میں تبلیغی سرگرمیوں سے مختصراً آگاہ کیا۔

دوسرے روز شام کو مسٹر بھجات ہمارے مشن میں تشریف لائے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ٹھہرے رہے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ سے روشناس کرایا گیا۔ نیز دنیا کے تمام اہم احمدیہ مسلم مشنوں کا بھی یکے بعد دیگرے تعارف کرایا اور ساتھ ساتھ دنیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کردہ مساجد سکول کالج اور مشن سنٹرز کی تصاویر بھی دکھائیں اور اپنے اکثر احمدیہ انگریزی اور عربی اخبارات اور رسالوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف تحفہ بغداد اور استفتاء وغیرہ کی ایک ایک کاپی بھی انہیں تحفۃً پیش کی۔ یورپ اور امریکہ میں ہماری نئی مساجد کی تصاویر دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے اور جماعت احمدیہ کے ممبران اور خصوصاً مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ دینے والوں کو بہت دعائیں دیں اور ہماری ہر مسجد اور مشن کی ابتدا اور بنیاد وغیرہ سے متعلق جملہ معلومات تحریراً نوٹ کرتے رہے

اس کے بعد خاکسار نے ان کے استفسار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور ایک احمدی اور غیر احمدی میں مابہ الامتیاز پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ احمدیت حقیقی اسلام کے سوا اور کوئی نئی چیز دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتی اور اس کا مقصد قرآنی آیت کریم "یا ایھا الذین اٰمنوا باللہ و رسولہ الخ" کے مطابق مسلمان عوام کو حقیقی اور سچے مومن بنانے اور تمام دنیا کے دیگر مذاہب کے لوگوں کو بذریعہ تبلیغ دین اسلام میں داخل کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک یہی امام آخر الزمان کی بعثت کی غرض و غایت ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پورا کرنے میں دن رات ہمہ تن مشغول ہے۔

مسٹر بھجات صاحب نے آخر پر فرمایا کہ آپ کی باتیں واقعی نہایت قابل غور ہیں جنہوں نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے اور بطور مسلمان ہم شرمندہ ہیں کہ ہم اسلام کی بذریعہ تبلیغ اشاعت اور اس کی تقویت کا فریضہ جو ہم پر عاید ہوتا ہے ادا نہیں کر رہے۔ لیکن ہمیں خوشی ہے کہ آپ کی جماعت کے افراد دنیا کے باقی مسلمانوں کی طرف سے فرض کفایہ کے طور پر یہ ذمہ داری ادا کر رہے ہیں نیز آپ نے کہا کہ میرے اپنے والد ازہر شریف کے خاص مشائخ میں سے ہیں اور میں خود بھی ازہر شریف ہی کا تعلیم یافتہ ہوں اور ہمیں واقعی افسوس ہے کہ مصر کے اس اہم اور مقدس اسلامی ادارے کو باقاعدہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کرنے اور دشمنان اسلام کے تبشیری حملوں کا مقابلہ کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اپنی واپسی پر ان شاء اللہ جامعہ ازہر کے سرکردہ مشائخ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں

مشن سے رخصت ہونے سے پہلے آپ نے مشن کی وزیٹرز بک میں مندرجہ ذیل ریمارکس دیئے "کم کان سروری ان ادیٰ دعاۃ الاسلام الاحمدیین فی غرب افریقیا وفقکم اللہ تعالےٰ لاداء ھذہ الرسالۃ المبارکۃ" بھجات قندیل سیکرٹری العام جمیعۃ الاتحاد بین المذاہب" کہ مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی سرگرمیاں دیکھ کر

قافلہ قادیان میں جانیوالے اصحاب توجہ فرمائیں

جملہ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کیساتھ بھجوائی جائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے قادیان جانے والا قافلہ انشاء اللہ (بشرطیکہ حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی) ۱۵ دسمبر ۱۹۶۰ء کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ اس کے لئے دوستوں کی طرف سے درخواستیں آ رہی ہیں۔ مگر ابھی تک درخواستوں کی تعداد بہت کم ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے کہ اس بارہ میں جلدی کوشش کر کے پاسپورٹ حاصل کریں۔ اور پھر میرے دفتر کو اطلاع دیں جس میں اپنے پاسپورٹ کے نمبر وغیرہ کے متعلق بھی اطلاع دی جائے۔

(۲) نیز قافلہ میں شمولیت کی جملہ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ بھجوایا کریں۔ تاکہ بعد میں اس کی وجہ سے مزید خط و کتابت میں وقت نہ ضائع ہو۔

خاکسار: مرزا بشیر احمد

دفتر خدمت درویشان ربوہ

قسط ۲

اہلِ کشمیر کس نسل سے تعلق رکھتے ہیں؟

(از مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری)

(منقول از روزنامہ جنگ راولپنڈی)

گمشدہ اسرائیلی قبائل

قریب تین چار ہزار سال قبل کا واقعہ ہے کہ بخت نصر شاہ بابل نے ارض شام پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جیسا کہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ خداوند اسرائیل کو ... دریائے فرات کے پار پراگندہ کرے گا کیونکہ انہوں نے (اپنے بداعمال سے) خداوند کو غصہ دلایا ہے (۱ سلاطین باب ۱۴) بخت نصر ان کے بارہ قبائل نوجوانوں کو اسیر کر کے بابل لے گیا اور انہیں اپنی نوآبادیات میں آباد کیا۔ قریب ستر سال جلاوطنی کی زندگی گذار کر قدیم الٰہی نوشتوں کے مطابق ان میں سے دو قبائل واپس اپنے وطن فلسطین میں جا مقیم ہوئے مگر دس قبیلوں کا پتہ نہ چلا کہ کہاں گئے ان کو تاریخ میں دس گمشدہ قبائل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ زمانہ حال کے مؤرخوں اور نسل شناس محققوں نے افغانستان اور کشمیر کے باشندوں کو ہی ان گمشدہ قبائل کی نسل قرار دیا ہے چنانچہ ایچ۔ ڈبلیو۔ بیلو نے "اقوام افغانستان" نامی کتاب میں لکھا ہے کہ "افغان قوم کی روایات انہیں شام سے منسوب کرتی ہیں جو ان کا اصلی وطن تھا جبکہ بخت نصر انہیں گرفتار کر کے بابل لایا اور وہاں سے اپنی مختلف نوآبادیات میں فارس اور میدیا وغیرہ میں انہیں آباد کیا پھر عرصہ بعد کے زمانوں میں یہاں سے مشرق اور پہاڑی علاقوں میں آباد ہو گئے۔" اسی طرح سر فرانسس نے لکھا ہے۔ "ہم نے اپنے ذہن میں قدیم اسرائیلی ہیروؤں کی جو تصویر بنائی ہے اسے سچ مچ کشمیر میں دیکھنا ممکن ہے کچھ لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ کشمیری گمشدہ اسرائیلی قبائل کی اولاد ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ اصلی انجیلی چہروں کو کشمیر میں ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ خاص کر کوہستانی دیہات میں یہاں آپ جب بھی جی چاہے اسرائیلی چوپانوں کو گلہ چراتے دیکھ سکتے ہیں۔" (بحوالہ کشمیر مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

سر والٹر لارنس اپنی کتاب میں لکھتے ہیں "کشمیریوں کا غالب نمونہ نہایت صفائی سے عبرانی ہے" (کشمیر صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۱۸۹۵ء)

امپیریل گزیٹیر جلد کشمیر مطبوعہ کلکتہ ۱۹۰۹ء کے صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے "کشمیر کے بانجھا (ملاح) حضرت نوح کی اولاد سے ہونے کے مدعی ہیں"

"کرنل کا کبرن صاحب لکھتے ہیں مارتنڈ کے متعلق مجھے یقین ہے کہ عمارت یہودیوں نے ہیکل سلیمان کے نمونہ پر بنائی تھی بعد میں برہمن اثر کے نیچے اس میں بت خانے بنائے گئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان یہودیوں نے بنائی جو بیت المقدس کی تباہی کے بعد بچ کر مشرقی ممالک کو چلے آئے موجودہ کشمیری یہودیوں کی گمشدہ اقوام کی اولاد ہیں (دیکھو کتاب معائنہ جو مارتنڈ کے چکیدار کے پاس سرینگر کشمیر میں موجود رہتی ہے مسٹر جی بی آئرلینڈ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ کشمیریوں کے چہروں سے بہت کچھ موسوی کا نمونہ دکھائی دیتا ہے

ہندوؤں کے مقدس پران کی شہادت

ہندوؤں کا ایک مقدس پران "بھوشیا مہاپران" ہے جو ۱۹۱۰ میں بمبئی میں سری پرتاب سنگھ والی کشمیر کے حکم سے سنسکرت زبان میں شائع ہوئی تھی اس میں بھی یہ شہادت موجود ہے کہ شمال مغربی ہندوستان کا سارا علاقہ حضرت موسیٰ کے پیروؤں سے بھرا پڑا ہے چنانچہ لکھا ہے "ہندوستان سے ایک مخصوص علاقہ برہم ورت یعنی مشرقی پنجاب کے ایک حصہ کے سوا سارا جگت اچاریہ موسیٰ کے پیروؤں سے بھرا پڑا ہے (بھوشیہ مہاپران پرتی سرگ پرب کھنڈ ادھیائے ۵۔ اشلوک ۳۰)

کشمیر کے سابق وزیر اعظم پنڈت رام چند کاک اس نظریہ کی تائید میں "ہسٹری آف دی مغل ایمپائر" کا حوالہ نقل کرتے ہیں۔ یہ کتاب اورنگ زیب کے عہد کی کتاب ہے اور مغل انڈیا میں عیسائی مشن کے سربراہ جیسٹ کارٹرو نے تصنیف کی ہے لکھا ہے "اہل کشمیر یہودیوں کی نسل ہیں۔ موسیٰ نام ان کے ہاں عام ہے ان کے آثار قدیمہ بھی یہی ظاہر کرتے ہیں" (اینشنٹ مینومنٹ آف کشمیر صفحہ ۵)

راج ترنگنی کی شہادت

راج ترنگنی جو کشمیر کی قدیم تاریخ ہے بارہویں صدی عیسوی میں لکھی گئی تھی اس میں بعض والیان کشمیر کے نام کے ساتھ "آریا راج" کا لقب بھی درج ہے ایک مشہور بادشاہ سندیمان پہلی صدی عیسوی کی ابتدا میں گذرا ہے جس کے نام کے ساتھ "آریہ راج" کا لقب مذکور ہے ملا نادری کی تاریخ کشمیر میں اس کا نام سلیمان درج ہے ہندو اسے سندیمان لکھتے ہیں۔ اس نے تخت سلیمان کی مرمت کی تھی اس کا مذہبی پیشوا ایشان دیو (عیسیٰ دیو) تھا راج ترنگنی میں سندیمان کے مصلوب ہونے اور موت سے بچنے اور پھر آریہ راج کے لقب سے راجہ کشمیر بننے کا ایک دلچسپ واقعہ مذکور ہے لکھا ہے "اس کے گرو ایشان دیو نے اس سے پہلے پیشگوئی کی تھی۔ کہ سلیمان (سندیمان) قید ہے گا پھر صلیب دیا جائے گا۔ مگر بچ کر کشمیر کا بادشاہ بنے گا اور "آریہ راج" لقب پائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ جیسا پیشگوئی میں کہا گیا تھا۔ اس نے ۴۷ سال حکومت کی اس نے اپنے گرو ایشان دیو کی یادگار کے طور پر ایشاشور مندر تعمیر کرایا اور تخت سلیمان کی مرمت کے کام کی تکمیل پر ایشان دیو کے نام کے کتبے کندہ کرائے مفصل حالات کے لئے دیکھو راج ترنگنی مترجم مطبوعہ ۱۹۱۲ء ترنگ ۲ از صفحہ ۱۷۹ تا صفحہ ۱۸۳ نیز تاریخ ملا نادری صفحہ ۱۹ جس کا قلمی نسخہ غلام محی الدین صاحب وانچو کے پاس سرینگر کشمیر میں موجود ہے

اس بادشاہ کا لقب آریہ راج اس لئے مقرر کیا گیا تھا تاکہ اس پر دلالت کرے کہ کشمیر کے لوگ آریائی یا اسرائیلی قبائل کی اولاد ہیں کیونکہ آریہ ہی دراصل بنی اسرائیل تھے اور یہ رائے خود ہند محققوں نے ظاہر کی ہے جن کا آریہ ہونے کا دعویٰ ہے۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے ڈاکٹر پران ناتھ صاحب نے ۱۹۳۵ء میں اپنی تحقیق کا نتیجہ مسلسل مضمون کی صورت میں ہفت روزہ الاسٹریٹڈ انڈیا میں شائع کرایا تھا جو ارباب ذوق کے لئے بڑی دلچسپی کا موجب ہوا تھا وہ لکھتے ہیں "سمیری اقوام شمالی ہندوستان (کشمیر) سے لے کر مصر تک پھیلی ہوئی تھیں رگ وید کا پانچواں حصہ نیل کی وادیوں سے آیا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قبل از تاریخ کے مصری ہی آریہ تھے ...... سمیری اقوام سام بن نوح کی نسل سے تھے جو ۳۰۰۰ اور ۲۰۰۰ قبل مسیح کے قریب بابل سے منتقل ہو کر سندھ اور جنوبی پنجاب کی طرف آئے دراوڑی بھی وہیں کے قبائل تھے۔ (بحوالہ معارف القرآن از پرویز صفحہ ۱۸۰) رہا یہ کہ ان کا نام آریہ کیوں پڑا سو آریہ دراصل بابلی اور عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی زراعت کرنے والے کے ہیں یہ لوگ چونکہ زراعت کا کاروبار کرتے تھے اس لئے آریہ کہلائے بنی اشیر جب کشمیر میں آئے تو یہاں بھی زراعت کا کاروبار کرتے رہے جیسا کہ آشر کو حضرت یعقوب نے دعا دی تھی کہ وہ "نفیس اناج پیدا کرے گا"

سید علی ہمدانی رح کی شہادت

امیر سید علی ہمدانی کشمیر میں بزرگ مانے جاتے ہیں۔ چودھویں صدی عیسوی میں کشمیر میں آ کر انہوں نے اسلام پھیلانے میں بڑا کام کیا انہوں نے بھی کشمیر میں اسرائیلی آباد کاروں کی تائید میں کشمیر کا نام "باغ سلیمان" رکھا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی لکھتے ہیں۔ شاہ ہمدان ولی اللہ چودھویں صدی میں کشمیر تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بھی وادی کو گویا کشمیر میں اسرائیلیوں کی آباد کاری کی تائید میں "باغ سلیمان" نام رکھا تھا۔ کشمیر کی ایک تاریخ فارسی نظم میں قدیم زمانہ میں لکھی گئی ہے۔ اس کا نام بھی اس لئے تاریخ باغ سلیمان رکھا گیا ہے۔

کشمیری مؤرخوں کی شہادت

اس نظریہ کی تائید میں کشمیری مورخوں کی شہادتیں بھی موجود ہیں ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی نے اپنی کتاب کا نام کشمیر رکھا ہے۔ جو عبرانیوں نے ابتدائی صدیوں میں کشمیر کا نام رکھا تھا وہ اس کتاب میں لکھتے ہیں کشمیریوں میں سے بہتوں کے خط و خال کی یہودی وضع کا جدید سیاحوں نے مشاہدہ کیا ہے حالیہ زمانہ میں کشمیر پر دو بلند پایہ محققین یعنی سر والٹر لارنس اور سر والٹر لارنس اور سر فرانسس ینگ ہسبنڈ نے جن کی کشمیر اور کشمیریوں سے گہری واقفیت میں کوئی کلام نہیں، عورتوں بچوں اور مردوں کے چہروں کی صریح یہودی وضع کو تسلیم کیا ہے سر والٹر لارنس کہتے ہیں کہ مڑی ہوئی ناک کشمیریوں کی امتیازی خصوصیت ہے اور عبرانی ناک نقشہ عام ہے ڈاکٹر صاحب آگے چل کر اپنی رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ کشمیر کی موجودہ آبادی ایک ایسا مجموعہ ہے جس میں قدیم باشندوں کے ساتھ تھوڑی سی یہودی اور بہت سی آریائی اور دیگر بیرونی نسلیں گھل مل گئی ہیں۔ (کشمیر مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور) ملا نادری کی تاریخ کشمیر، جو عہد سلطان زین العابدین میں یعنی آج سے پانچسو سال پہلے لکھی گئی ہے۔ اس میں والئی کشمیر سلیمان آریہ راج کو ایرانی الاصل لکھا گیا ہے جو دراصل شامی الاصل تھا۔ تاریخ اعظمی صفحہ ۸۲ میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر سنگہ پی بی زہدہ کے مقبرہ سے متصل مشہور ہے مصنف اسلام اور عیسائیت مطبوعہ سرینگر کشمیر میں اس نظریہ کی تاریخ خلیل کا حوالہ دیتے ہوئے نقل کیا ہے کہ وہ لکھتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ابھی جبکہ حضرت ختم المرسلین پیدا بھی نہ ہوئے تھے یہ کشمیر کے مسلمان سابقہ اہل کتاب کے پیغمبروں کے امتی بنے ہوئے تھے ۱۴ محمد الدین صاحب فوق لکھتے ہیں کہ کشمیر میں جو ملکوں کے نام سے قوم ہے وہ بنی اسرائیل ہیں۔ ان کا مورث اعلیٰ قیس ہے۔ جو افغان قوم کا مورث اعلیٰ تھا قیس کا نسب ۳۶ واسطوں سے بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل تک پہنچتا ہے ساؤل حضرت مسیح سے قریباً ایک ہزار سال پیشتر اسرائیلیوں کا بادشاہ گذرا ہے قیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمعصر تھا اور مدینہ میں جا کر مسلمان ہوا تھا آنحضرت ہی نے آپ کو "ملک" کا خطاب دیا اور اسلامی نام عبد الرشید رکھا۔ ان کی اولاد اس لئے ملک کہلاتی ہے (دیکھو تاریخ اقوام کشمیر صفحہ ۲۳)

(باقی صفحہ ۷ پر)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر)

تحریکِ وصیّت

امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا توجہ فرمائیں!

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ ارشاد فرماتے ھیں :۔

"جب تک دریا کی طرح ایک تحریک چلتی نہ چلی جائے اُس وقت تک لوگوں کا اس پر قائم رہنا مشکل ہوتا ہے" (الفضل مجریہ ۲۳ نومبر ۵۶ء)

تحریک وصیت بھی ایسی ہی تحریکات میں سے ایک اہم تحریک ہے جس کے لئے خواص و عوام کو اور مردوں اور عورتوں کو باربار یاددہانی کرانے کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ اس تحریک کو زندہ جاوید رکھا جائے اور کوئی وقت بھی ایسا نہ آئے کہ جماعت احمدیہ کے ذمہ دار عہدہ دار اصحاب (امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا) اس تحریک کی اشاعت میں غفلت اختیار کریں۔

یہ وہ مبارک تحریک ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اعلےٰ درجہ کے مخلص" اور "دوسرے لوگوں" میں امتیازی نشان قرار دیا ہے اور وہ خوش قسمت لوگ جو نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنی مخلصانہ اور فداکارانہ مساعی اور جدوجہد کو انجام تک پہنچا دیں گے۔ ان کے لئے حضور نے اللہ تعالےٰ کی رضا اور جنت کا حتمی وعدہ فرمایا ہے اس سے تحریک کی اہمیت اور اس نظام کی عظمت ظاہر ہے۔

مگر مجھے افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے ذمہ دار عہدہ دار اصحاب نے اِس نظام وصیت کی عظمت و اہمیت کو جماعت کے مردوں اور عورتوں کے پوری طرح ذہن نشین نہیں کرایا۔ اور اس کی اشاعت اس وقت تک ایسے رنگ میں نہیں ہوئی کہ جماعت کا ہر صاحب جائداد فرد اور ہر کمانے والا فرد اور صاحب جائداد اور کمانے والی عورت اپنی توجہ اس طرف کر کے نظامِ وصیت میں شامل ہو جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش ہے کہ :۔

"جماعت کا ہر فرد وصیت کردے" اور "ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو" مگر لاکھوں کی جماعت میں سے جو دنیا کے معروف ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس وقت تک قریباً پونے سولہ ہزار مردوں اور عورتوں کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ اور گذشتہ سال یکم مئی ۵۹ء سے ۳۰ اپریل ۶۰ء تک باوجود بار بار تحریک کرنے کے صرف ۳۶۲ وصایا دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔ اور اس کے بعد گذشتہ اڑھائی ماہ کے عرصہ میں صرف ۸۱۔

اب ہمارے امراء صاحبان اور صدر صاحبان اور ہمارے سیکرٹری صاحبان وصایا غور اور توجہ فرمائیں کہ ۱/۲ ۱۴ ماہ کے عرصہ میں دنیا کہاں سے کہاں پہنچی اور ہم کہاں اور کس رفتار سے رینگ رہے ہیں۔ کیا اس رفتار پر ہم مطمئن ہو سکتے ہیں؟ کیا اس رفتار سے رینگتے ہوئے ہم حضور کے اس ارشاد اور اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں کہ :

"جماعت کا ہر فرد وصیّت کردے" اور "ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیت نہ کی ہو"

کیا آپ کی مقامی جماعت میں ایسے لوگ نہیں ہیں جنہوں نے اس نظام وصیت کو ابھی تک پوری طرح نہ سمجھا ہو یا سمجھا ہو تو وہ اس میں شامل ہونے میں غفلت کر رہے ہوں۔ اگر ایسے مرد اور ایسی عورتیں موجود ہیں اور یقیناً ہیں۔ تو کیوں ان کو جھنجوڑا نہیں جاتا۔ کیوں ان کو بیدار نہیں کیا جاتا۔ وہ کس بات کے منتظر ہیں اور آپ کیا دیکھ رہے ہیں۔ دیکھو اور سنو کہ خدا کا برگزیدہ مسیح موعودؑ تحریک وصیت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے۔

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر (الوصیّت) ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہے اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔

اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعائیں لگے رہیں۔۔۔۔۔"

وہ مبارک تحریک جس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد ہے کہ :۔

"مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں"

اس کی اشاعت کے لئے جماعت کے اندر غفلت کرنا یقیناً ہماری پست ہمتی اور مجرمانہ غفلت ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور اس کے لئے ہم جواب دہ ہیں۔ پس اے بزرگو اور اے بھائیو! موصیوں کی تعداد میں اضافے کا انحصار اس تحریک کی اشاعت پر ہے۔ جس قدر زور سے اس کی اشاعت و تبلیغ ہوگی اسی قدر موصیوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ اور جس قدر موصیوں کی تعداد بڑھے گی اسی قدر اشاعت اسلام کے سامان زیادہ سے زیادہ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالےٰ ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں پر ستاری فرمائے اور ہماری ہمتوں کو بلند کرے اور ان پاک مقاصد کی ہمارے ہاتھوں سے تکمیل فرمائے جن کے لئے اُس نے نظامِ وصیت جاری فرمایا ہے۔ وہ مقاصد کیا ہیں؟

"ترقی اسلام" "اشاعت علم قرآن و کتب ضروریہ"
اور "امداد بیوگان و یتامیٰ"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نیکی کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں (چندہ تحریک) دے دیں گے وہ دے ہی نہیں سکتے۔۔۔۔۔۔ جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں"

جو احباب تحریک جدید کے سال ۲۶/۱۶ کا چندہ ابھی تک ادا کرنے کی سعادت حاصل نہیں کر سکے انہیں انفرادی طور پر مطبوعہ چٹھی بھجوائی جا رہی ہے۔ سال ۲۶/۱۶ کا سابقون الاولون کا دور ثانی ۳۱ جولائی ۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے احباب کوشش فرما کر جلد سے جلد اپنا موعودہ چندہ ادا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلانِ دار القضاء

مکرم میاں دلپذیر صاحب ملتانی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ حال وابستہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرا حقیقی بھائی مسمی اللہ وسایا فوت ہو چکا ہے۔ مرحوم کی ایک رقم امانتی مبلغ یکصد روپیہ کھاتہ نمبر ۱۰۵۸ تحریک جدید میں جمع ہے۔ میں مرحوم بھائی کا جائز وارث ہوں۔ اس لئے یہ رقم میرے نام منتقل کی جائے۔ اور یہ کہ میرے علاوہ مرحوم کے وارث ہماری والدہ ہے، مرحوم شادی شدہ تھے مگر کوئی اولاد نہیں ہے۔ مرحوم کی بیوہ مسماۃ عظیم صاحبہ نکاح ثانی کر چکی ہیں۔ اس کی تصدیق مکرم پیر محمد صاحب سیکرٹری مال اور مکرم چوہدری فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بشیر آباد نے بھی کی ہے۔ سو اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تصحیح

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست ۵۵ شائع شدہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء کے شمار ۸۷ پر غلط چھپ شائع ہو گیا ہے۔ اور اسی طرح فہرست ۵۶ شائع شدہ اخبار الفضل مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۶۰ء کے شمار ۸۶ پر غلط شائع ہو گیا ہے۔ ان کی جگہ حسب ذیل تصحیح فرمالی جائے :

شمار ۸۷ میں مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب فاروق کنٹری ورکس ناظم آباد ضلع گوجرانوالہ
شمار ۸۶ میں مکرم پیر حمید عالم صاحب سجاد بی۔ اے ولد پیر بشیر عالم صاحب گوینکی ضلع گجرات

(وکیل المال تحریک جدید)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۷۵۳ میں رشید احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم جٹ لنگڑیال پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد پانچ روپے (بطور جیب خرچ) ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستانی ربوہ ہوگی۔

المرقوم تاریخ ۲۰ر مئی ۱۹۶۰ء

العبد موصی رشید احمد معرفت چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ۔

گواہ شد مبارک احمد نذیر ہیڈ ۲۳ تحریک جدید کوارٹر ربوہ۔

گواہ شد لئیق احمد موصی ابن چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ

نمبر ۱۵۷۵۴ میں مختاراں بیگم زوجہ منظور احمد صاحب قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ر مئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت درج ذیل ہے مبلغ پانچصد ۵۰۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے اور زیور طلائی ما لیتی -/۵۰۰ روپیہ کل ایک ہزار روپیہ کی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ نشان انگوٹھا مختاراں بیگم

گواہ شد اللہ بخش ولد غلام قادر ڈیوٹی پہرہ دار بہشتی مقبرہ ربوہ

گواہ شد منظور احمد خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۵۷۴۵ میں چوہدری عبدالرحمن ولد چوہدری سلطان احمد مرحوم قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاپ فلور چوہدری بھون بلڈنگ شالی روڈ رام سوامی گاڈی کھاتہ کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں انجمن احمدیہ کراچی کا ملازم ہوں اور مجھے ماہوار تنخواہ ساٹھ -/۶۰ روپے ملتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط۔ ۳ر مئی ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ چوہدری عبدالرحمن بقلم خود کارکن احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ کراچی ۱

گواہ شد صوفی عبدالرحمن زعیم مجلس انصاراللہ حلقہ رام سوامی چوہدری بھون بلڈنگ شالی روڈ رام سوامی کراچی ۳

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۷۴۸ میں امتہ الرشید بیگم زوجہ مستری عبدالرحمن صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر دو صد ۲۵۰/- پچاس روپیہ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے زیور طلائی ڈیڑھ تولہ کانٹے قیمت مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ کل میزان بمعہ حق مہر مبلغ چار صد ۴۵۰ پچاس روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

الامتہ نشان انگوٹھا امتہ الرشید بیگم زوجہ مستری عبدالرحمن صاحب دوکاندار سائیکل مرمت وسن کے روڈ حافظ آباد

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۲۵/۵/۶۰

گواہ مستری عبدالرحمن ولد علیم اللہ مرحوم خاوند موصیہ ۲۵/۵/۶۰

نمبر ۱۵۷۵۱ میں رانا عبدالستار خاں ولد چوہدری بابو خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر اٹھائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۹۴ گ ب سیال پورہ ڈاک خانہ خاص تحصیل ٹوبہ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ر مئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری زرعی زمین ۷ مرلہ ۱۱ کنال (گیارہ کنال سات مرلہ) صرف واقع بادھوسی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہے موجودہ وقت میں اس کی قیمت تخمیناً اٹھارہ صد ۱۸۰۰ روپے ہے فی گھماؤں کے حساب سے مبلغ ۲۵۵۵ روپے دو ہزار پانچ صد پچپن روپے ہوتی ہے نیز اس کے علاوہ ایک راس جھوٹی جس کی قیمت اس وقت قریباً یکصد ۱۰۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے لہٰذا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگا۔ نیز موجودہ وقت میں میں بیکار ہوں بفضل خدا جب برسر روزگار ہونگا تو جو کچھ بھی آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ (بقیہ صفحہ ۸)

اہل کشمیر کس نسل سے تعلق رکھتے ہیں؟

(بقیہ صفحہ ۵)

مولوی میر عالم خان سدھوتی پونچھ کشمیر لکھتے ہیں۔ کہ سدھن قوم کا نسبتی تعلق سدوزئی خاندان سے ہے جو پٹھانوں کا مشہور قبیلہ ہے پٹھانوں کا نسب ..... بنی اسرائیل سے ملتا ہے تحریک آزادی کشمیر صفحہ ۱۱ تا ۱۷

غلام حسن شاہ مظفر آباد آزاد کشمیر لکھتے ہیں۔ کشمیری پنڈتوں اور کشمیری کھوجوں کو اگر ایک نسل سے باور کیا جائے اور ان دونوں مختلف المذہب گروہوں کو بنی اسرائیل کے گمشدہ اسباط کو بقیہ مان لیا جائے۔ جیسا کہ بعض تاریخی اشارات اس طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اگر لفظ جو کشمیر کو جیور جیوز اور یہود کا بگاڑ مان لیا جائے۔ تو اس نظریہ کی مبادیات قائم کرنے میں یک گونہ امداد ملتی ہے۔ اور مزید تحقیق کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (انقلاب کشمیر صفحہ ۲۱۶)

الہامی شہادتیں

اسرائیل کے دس قبیلوں کا دریائے فرات کے اس پار افغانستان اور ہزارہ تک کے منتشر ہو جانیکی بابت جو تاریخی واقعات اوپر درج کئے گئے ہیں ان کے الہامی شہادتیں بھی موجود ہیں۔ بائیبل میں پہلے سے پیشگوئی کی گئی تھی (خداوند) اسرائیل کو دریائے فرات کے پار پراگندہ کرے گا کہ انہوں نے خداوند کو غصہ دلایا ہے سلاطین باب ۱۴ آیت ۱۵) یہ بھی لکھا ہے کہ جن ممالک میں بنی اسرائیل منتشر تھے۔ وہاں وہ وہ آدمی عبرانی زبان بولتے تھے (عزرا باب ۴ آیت ۷) اس لئے صاحب نگارستان کشمیر نے لکھا ہے کہ کشمیر کی قدیم زبان عبرانی تھی" (صفحہ ۹۷) کشمیری زبان میں عبرانی الفاظ کثرت سے شامل ہیں اگرچہ غلطی سے انہیں سنسکرت سے ماخوذ بتایا جاتا ہے۔ اس پر ہم کسی اور موقع پر روشنی ڈالیں گے اسی طرح قرآن مجید میں اسرائیل کے منتشر ہونے کی خبر سورہ بنی اسرائیل میں ہے فرمایا:۔

ہم نے اس کتاب میں بنی اسرائیل کو یہ بات پہنچا دی تھی کہ تم یقیناً اس ملک میں دو بار فساد کرو گے۔ اور یقیناً تم بہت بڑی سرکشی اختیار کرو گے اور جب ان دو بار کے فسادوں میں سے پہلی بار کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آیا تو ہم نے بعض اپنے بندوں (شاہ بابل بخت نصر) کو (تمہاری سرکوبی کیلئے) تم پر مسلط کیا جو سخت جنگجو تھے اور وہ تمہارے گھروں کے اندر جا گھسے اور یہ وعدہ بہر حال پورا ہو کر رہنے والا تھا" (بنی اسرائیل) اس اجمال کی تفصیل گزر چکی:

نتیجہ بی ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

امسال تعلیم الاسلام کالج کے جو طلباء بی ایس سی کے یونیورسٹی امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں ان کے نام اور حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں:

رول نمبر	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر
۲۵۶۵	سید بشیر احمد	۲۳۷
۲۵۶۷	محمد سبطین	۲۴۹
۲۵۶۹	عبد الرحمن	۲۹۱
۲۵۷۰	مسعود احمد خاں	۲۶۵
۲۵۷۱	بشیر احمد چوہدری	۲۳۲
۲۵۷۲	بشیر احمد خاں	۲۵۱
۲۵۷۳	بشیر احمد (لائلپوری)	۲۵۲
۲۵۷۵	عبد الباسط	۲۶۴
۲۵۷۶	زاہد خورشید	۲۲۱
۲۵۷۷	سید امین احمد	۳۰۷
۲۵۷۸	ارشاد حسین	۲۴۷
۲۵۸۰	ناصر علی طارق	۲۴۳
۲۵۸۱	مصباح الحسنین	۲۹۹
۲۵۸۵	محمد صدیق	۲۳۵
۲۵۸۷	محمد صادق	۲۲۶
۲۵۹۱	ایم اختر حسین	۲۸۷
۲۵۹۲	منیر احمد	۲۳۲
۲۵۹۳	نثار احمد چوہدری	۲۱۸

رول نمبر	نام طالب علم	حاصل کردہ نمبر
۲۵۹۴	عبد الرزاق احمد	۲۳۸
۲۵۹۵	محمد اسلم ظفر	۲۵۳
۲۵۹۶	عبد المنان بھٹہ	۲۳۸
۲۵۹۷	غلام رسول	۲۰۸
۲۵۹۹	ایم ڈی ارشد	۲۰۷
۲۶۰۰	مظفر احمد اختر	۲۲۱
۲۶۰۱	برکت علی	۲۷۳
۲۶۰۴	محمد عزیز الدین	۲۶۴
۲۶۰۵	مبارک احمد شاہد	۲۱۴
۲۶۰۶	مرزا ادریس احمد	۲۲۹

نتیجہ بعد میں

۲۵۶۸ منظور حسین
۲۵۷۹ بشیر احمد

کمپارٹمنٹ

۲۵۸۳ لطیف الرحمن محمود
۲۵۸۸ شفیق احمد

مغربی ترکیہ میں سابق قومی اسمبلی کے ۲۹ ممبر گرفتار کر لئے گئے

موجودہ حکومت کے خلاف خفیہ سرگرمیوں کے الزامات

استنبول ۱۶ جولائی۔ ترکیہ کے سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ مغربی ترکیہ میں ایک ایسی سازش کا پتہ چلایا گیا ہے جس کا مقصد موجودہ حکومت کے خلاف سرگرمیوں کو منظم کرنا تھا۔

ان اطلاعات میں مزید بتایا گیا ہے کہ ان لوگوں کی تمام سرگرمیاں قومی انقلاب کے مخالف تخفیف اور وہ زیر زمین کارروائیوں میں مصروف تھے۔ اس سازش کا صدر مقام مغربی ترکیہ میں تھا۔ جو ازمیر سے کوئی پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ حکومت ترکیہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس سلسلے میں اب تک ۲۹ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان کے خلاف حکومت کی مخالف سرگرمیوں کے الزامات عاید کئے گئے ہیں۔

اس اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ سارے ملزم سابق قومی اسمبلی کے رکن اور مقامی ڈیموکریٹک پارٹی کے سابق لیڈر تھے۔

اعلان نکاح

شیخ محمد سلیم صاحب ابن شیخ محمد اسلم صاحب گورنمنٹ ڈیلرز کمیشن ایجنٹ وڈپو ہولڈرس ساکن دنیاپور ضلع ملتان کے نکاح کا اعلان بالعوض دو ہزار روپیہ مہر بہمراہ عزیزہ امۃ القیوم بیگم سلمہا جو حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ حاجی پوری کی پوتی اور برادر عزیز شیخ عبد الرحمن صاحب کپورتھلوی ریٹائرڈ نائب تحصیلدار تاندلیانوالہ ضلع لائلپور کی دختر ہیں۔ باجازت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی مکرم ابو المنیر نور الحق صاحب نے مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۰ء بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ نے دعا فرمائی۔ احباب کرام سے اس تعلق کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار شیخ عظیم الرحمن ہیڈ کلرک نظارت اصلاح وارشاد ربوہ۔

نوٹ:۔ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب نے اس خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔ جزاء اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بھائی محترم برادرم رفیع الدین صاحب بٹ کو گیارہ سال کے عرصہ کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔

نومولود ۱۳ جولائی ۶۰ء کی رات کو پیدا ہوا اور اس کا نام مصباح الدین احمد تجویز کیا گیا ہے۔

نومولود حضرت مولوی خیر الدین مرحوم آف ناروال کا پوتا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے طویل عمر بخشے اور احمدیت کا سچا خادم اور حقیقی شیدائی بنائے۔ آمین

(صلاح الدین احمد بٹ سلطان پورہ روڈ۔ لاہور)

اعلان نکاح

مکرم ملک محمد نذیر احمد صاحب ولد ملک محمد افضل صاحب سکنہ گھوگھاٹ اسٹیشن ماسٹر کا نکاح مسماۃ امۃ السمیع صاحبہ بنت مکرم قریشی عبد الستار صاحب دہلوی کے ہمراہ بعوض ۱۵۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

محمد خلیل الرحمن سیکرٹری مال گھوگھاٹ ضلع سرگودھا

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع بطانی تحصیل جھنگ

محمد یوسف ولد غلام حسین۔ مسماۃ ستاں دختر غلام حسین۔ اللہ جوائی بیوہ۔ مسماۃ منظوری دختر محمد حسین۔ اللہ دتہ ولد اللہ بخش۔ بکھاں دختر مراد۔ مسماۃ حاجراں بیوہ نورا۔ محمد عظیم کریمان نظام پسران نواب۔ محمد رمضان پسران غلام رسول سکنہ قادر پور تحصیل جھنگ۔

بنام مسماۃ جیون بائی بیوہ گنگا رام۔ دیال رام ولد سیوا رام۔ جیوں کور بیوہ نانک چند۔ ہری چند ولد جبو رام۔ دھرم داس۔ دیالی رام پسران رنگو رام۔ گوکل۔ رام لعل پسران میگھا رام۔ گنگا رام۔ جوگن رام پسران دیوان چند۔ گوردھن رام۔ جیون داس پسران دیوان چند وغیرہ حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ ۷۵ کا ⅓ حصہ بقدر ۱۸ کنال۔ کھاتہ ۷۶ کا ⅓ حصہ بقدر ۶ مرلہ موضع بطانی جمعبندی سال ۵۸-۱۹۵۷ء۔

مقدمہ بالا میں مسماۃ جیون بائی وغیرہ فریق دوئم بغیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۸ ۶/۶۰ صبح ۷½ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۶/۶۰ کو بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا

دستخط حاکم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مہر عدالت

وصیت نمبر ۱۵۷۵۱ بقیہ صفحہ ۷

نیز بوقت وفات اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت الوھاب۔

العبد رانا عبد الستار خاں بقلم خود

گواہ شد۔ صوفی عبد الغفور احمدی موصی ۱۴۳۸۵ بقلم خود۔ کالونی غلام محمد آباد لائلپور بدکان ۱۳۵۷۔ گواہ شد احقر فضل الدین بنگوی۔ وصیت ۲۵۳۰ - ۱۳۵۷ غلام محمد آباد۔ لائلپور شہر۔